انسانی حقوق کے مختلف پہلوؤں پر عملۂ پولیس کے لیے رہنما اصول

सर्वे भवन्तु सुखिनः

(قومی کمیشن برائے انسانی حقوق)

انسانی حقوق کے مختلف پہلوؤں
پر عملۂ پولیس کے لیے رہنما اصول

सर्वे
भवन्तु सुखिनः

نیشنل ہیومن رائٹ کمیشن

(قومی کمیشن برائے انسانی حقوق)

Guidelines for Police Personnel on Various Human Rights Issues (In Urdu)

First Edition: 10 December 2010
© 2010 National Human Rights Commission

National Human Rights Commission
Faridkot House, Copernicus Marg, New Delhi-110 001

Printed at: Shri Ganesh Associats
C-83/11, Street No. 7, Mohanpuri, Moajpur, Delhi - 110 053

فہرست

نمبر	باب	صفحہ نمبر
	تمہید	3
1۔	گرفتاری	6
2۔	حراست	11
3۔	عوتوں کا تحفظ	13
4۔	پولیس اور بچے	16
5۔	شیڈول کاسٹ/شیڈول ٹرائب کے تحفظ کا حق	19
6۔	بزرگ شہریوں کے تحفظ کا حق	21
7۔	اقلیتی طبقے کے تحفظ کا حق	23
8۔	جبراً بندھوا مزدوری اور پولیس	25
9۔	مڈبھیڑ/مقابلہ کرنا	27
10۔	دہشت گردی اور پولیس	29

تمہید

قومی کمیشن برائے انسانی حقوق محسوس کرتا ہے کہ انسانی حقوق کے بہت سے نکات پر پولیس کے فرائض حکومت اور شہریوں کے لیے بہت اہم ہیں۔

آج کے دور میں پولیس کا دائرۂ کار نہ صرف قانون کی حفاظت کرنا بلکہ جرائم کی تفتیش اور روک تھام کرنا بھی ہے۔ وہ نہ صرف انسانی زندگی اور املاک کی حفاظت کرتے ہیں جو کہ انسان کا بنیادی حق ہے بلکہ ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ ان سماجی قوانین پر عمل درآمد کرائیں جن سے اقلیت، غرباء اور عورتوں پر ہونے والے عدم تحفظ کے حالات کا خاتمہ کیا جا سکے۔

یہ کام بحسن خوبی اس وقت انجام دیا جا سکتا ہے جب پولیس والوں کو مخصوص انسانی حقوق کے بارے میں علم ہو۔ اپنی ڈیوٹی کے

حساب سے پولیس والوں کا سابقہ مجرموں سے اور ان لوگوں سے
پڑتا ہے جو قانون شکنی کرتے ہیں اس لیے پولیس کو انسانی حقوق
اور خاص طور سے سماج کے پچھڑے طبقہ کے حقوق کے بارے میں علم
ہو اور وہ ان لوگوں کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے وقت باعزت
طریقہ سے پیش آئیں۔

طویل دائرۂ کار کے حساب سے انسانی حقوق کی عزت ایک
انسانی حق ہی نہیں ہے بلکہ حقیقت میں پولیس کو اپنے فرائض انجام
دینے میں مددگار بھی ہے۔

کمیشن نے اس کتابچہ کو شائع کرنا طے کیا ہے اور اس میں
سپاہیوں کو دینے کے لیے بہت سے انسانی حقوق کے بارے
میں دستورِ عمل تجویز کیا ہے کیونکہ وہ پولیس فورس کا ایک رکن ہے۔ اور
عام طور سے سب سے پہلے انسانی حقوق کی مدافعت انجام دیتے
ہیں۔ اس کتابچہ کا مقصد ان لوگوں کو اپنے کام کو بہتر طریقہ سے انجام
دینے میں مدد کرنا ہے۔

اس کتابچہ کے پہلے چند باب کو لکھنے اور یکجا کرنے کے کام میں کمیشن کی ریسرچ افسر ڈاکٹر اپرنا شریواستو کی کاوشوں کو کمیشن تحسین کے ساتھ قلم بند کرتا ہے۔ دوسرے ابواب کو لکھنے میں شعبۂ تفتیش کے افسران نے تعاون کیا ہے۔ یہ پروجیکٹ جناب ستیندر پال سنگھ ڈی۔آئی۔جی برائے قومی کمیشن انسانی حقوق کے زیرنگرانی ہوا اور مکمل طور سے جناب سنیل کرشنا آئی۔پی۔ایس ڈائریکٹر جنرل (تفتیش) کے زیرسایہ مکمل ہوا۔

تاریخ ۱۰ دسمبر

پی۔سی۔شرما

ممبر

باب: 1

گرفتاری

قانون پولیس کو کچھ حالات میں گرفتاری کرنے کا حق دیتا ہے اور اگر ضروری ہو تو اس کام میں وہ طاقت کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔[1]

تجربہ بتاتا ہے کہ احتیاطی گرفتاریاں اور معمولی جرائم کی تعداد کافی بڑی ہے۔ قانون کے زیر سماعت قیدیوں کی تعداد غیر ضروری طور سے بہت زیادہ ہے اور زیادہ تر اس لیے ہے کہ ان کی ضمانتیں نہیں ہو سکتیں یا وہ ضمانتیں مہیا نہیں کر سکے۔[2]

گرفتاری یا حراست ایک انسان کی عزت کو بری طرح مجروح کرتی ہے اور بدقسمتی سے ہمارے نظام میں کوئی طریقہ ان لوگوں کو مراعات دینے کا نہیں ہے جنھیں غیر ضروری طور سے گرفتار کر لیا گیا ہے۔

1۔ سی آر پی سی کا سیکشن 46

2۔ ہندوستان لا کمیشن کا پرچہ برائے حراستی قانون نومبر 2000

کارلائقہ

1۔ تعین کریں کہ کسی شخص کواس کی شخصی آزادی اور زندگی کے حق سے محروم نہیں کیا جائے گا بشرطیکہ وہ اس دستور کے تحت نہ آتا ہو جوقانونی طورے طے کیا گیا ہو۔

(دستور ہند کی دفعہ 21)

2۔ تعین کریں کہ گرفتاری کرنے والے پولیس افسر کی باقاعدہ پہچان نام کی تختی اور عہدہ لکھ کرواضح ہو۔

(گرفتاری کے دستورعمل۔ ڈاکٹرباسوVS حکومت صوبۂ مغربی بنگال اےآئی آر1997 ایس سی610)

3۔ تعین کریں کہ گرفتار ہونے والے کوگرفتاری کی پوری وجہ معلوم ہے۔ (دفعہ 22دستور ہند)

4۔ تعین کریں کہ گرفتارہونے والے کےکسی دوست یارشتہ دارکواس امرکی اطلاع دی جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ اس کو کہاں تحویل میں رکھا جانا ہے۔

(سیکشن 150اے(1) سی آر پی سی)

5۔ تعین کریں کہ گرفتاری کی اطلاع اور جن لوگوں کو گرفتاری کی اطلاع دی گئی ہے اس کا اندراج متعلقہ رجسٹر میں کر دیا گیا ہے۔

6۔ تعین کریں کہ گرفتار ہونے والے کے جسم پر گرفتاری کے وقت کسی طرح کے زخم کے نشانات ہیں تو ان کو گرفتاری کا غذات میں واضح طور پر دکھایا جائے اور گرفتار ہونے والے کی میڈیکل جانچ کرائی جائے۔

7۔ تعین کریں کہ سوائے مخصوص حالت کے کوئی بھی عورت شام کو سورج ڈوبنے کے بعد اور صبح سورج نکلنے سے پہلے گرفتار نہ کی جائے۔

(سیکشن [4]46 سی آر پی سی)

8۔ تعین کریں کہ کسی عورت کو گرفتار کرتے وقت ایک عورت افسر کا منسلک ہونا ضروری ہے

(سیکشن [4] 46 سی آر پی)

9۔ تعین کریں کہ کسی نابالغ بچے کو گرفتار کرتے وقت کسی طرح کا تشدد نہ استعمال کیا جائے اور ان کی گرفتاری کے وقت کسی معزز شہری کو شریک کر لیا جائے۔

10۔ گرفتار کرتے وقت گرفتار ہونے والے شخص کا انسانی وقار محفوظ رکھا جائے۔ گرفتار ہونے والے شخص کو عوام میں نمائش یا پریڈ کی اجازت نہ دی جائے۔

11۔ گرفتار ہونے والے شخص کی تلاشی انسانی وقار کو قائم رکھتے ہوئے لی جانی چاہیئے اور خلوت کا لحاظ رکھا جانا چاہیئے۔ کسی عورت کی تلاشی پُر وقار طریقہ سے اور صرف کسی عورت کے ذریعہ ہی لی جانی چاہیئے۔ (سیکشن (2)51 سی۔آر۔پی۔سی)

12۔ ان جرائم میں جن میں ضمانت ہو سکتی ہے گرفتار ہونے والے شخص کو ضمانتی شرائط سے آگاہ کر دیا جائے تاکہ وہ ضمانتیوں کا انتظام کر سکے۔

13۔ پولیس کنٹرول روم اور ضلع/صوبہ ہیڈ کوارٹر کو گرفتاری سے مطلع کرا دیا جائے اور جائے حراست کی بھی اطلاع دی جائے۔

کار ممنوعہ

1۔ بغیر وارنٹ کے کسی شخص کو گرفتار نہ کیا جائے ہاں اگر تفتیش میں جرم میں شمولیت کے شواہد موجود ہوں تو بات دیگر ہے۔

(سیکشن 41 سی آر پی سی)

2۔ اگر جرم کسی دوسرے طریقوں سے روکا جا سکے تو کوئی گرفتاری نہ کی جائے۔ (سیکشن 151 سی۔آر۔پی۔سی)

3۔ گرفتاری میں غیر ضروری طاقت کا استعمال نہ کیا جائے۔

(سیکشن 49 سی آر پی سی اور آرٹیکل 21 دستور ہند)

4۔ کسی عورت یا پندرہ سال سے کم عمر بچے کو تھانے میں حاضر ہونے کے لیے نہ کہیں بلکہ ان لوگوں سے سوالات یا تفتیش ایک پولیس افسران کی رہائش گاہ پر کرے۔ (سیکشن (1)160 سی۔آر۔پی۔سی)

5۔ کسی گرفتار شخص کو 24 گھنٹے سے زیادہ بغیر مجسٹریٹ کے حکم کے حراست میں نہ رکھا جائے۔

(سیکشن 57 سی آر پی سی)

6۔ گرفتار شدگان پر بیڑیوں کا استعمال نہ کریں جب تک کہ ایسا کرنا ضروری نہ ہو اور اس کے لیے عدالت سے حکم لے لیا گیا ہو۔

باب 2

حراست

اگر کسی شخص کو پولیس نے بوجہ کرنے کچھ معلومات یا اس کی شناخت کے بارے میں تفصیلات جاننے یا یہ جاننے کے لیے کہ اس نے کس قدر شراب پی رکھی ہے حراست میں لیا گیا تو اس کو حکومت کی حفاظت میں سمجھا جائے گا اور پھر حکومت کی ذمہ داری ہوگی کہ اس کے انسانی حقوق کی حفاظت کی جائے۔

کار لائقہ

1۔ تعین کریں کہ جس شخص کو کسی قسم کی معلومات کرنے کے لیے پولیس اسٹیشن بلایا گیا ہے اس کو اس بابت تحریری حکم نامہ دیا گیا ہے۔

(سیکشن (1)160 سی آر پی سی)

2۔ تعین کریں کہ حراست میں لئے گئے شخص کے اہل خاندان یا اس کے دوستوں کو اس کی نقل و حرکت کی معلومات ہے۔

3۔ تعین کریں کہ اگر کسی شخص کو پولیس حراست میں لیا گیا ہے تو اس کی بابت جنرل ڈائری میں مکمل طور سے اندراج کیا گیا ہے۔

4۔ تعین کریں کہ اگر ضرورت ہے تو حراست میں لئے گئے شخص کو طبی امداد فراہم کی جاتی ہے۔

5۔ ہر حراست میں لئے گئے شخص کے مکمل شخصی وقار کا خیال رکھا جاتا ہے۔

کار ممنوعہ

1۔ کسی بھی حراست میں لئے گئے شخص کو زدوکوب کرنے، ظالمانہ سلوک کرنے یا غیر انسانی طور سے سزائیں دینے کا حق نہیں ہے۔

2۔ حراست میں لئے گئے کسی شخص کو مجبوراً جرم قبول کرنے یا کسی دوسرے کو ملوث کرانے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

3۔ کسی شخص کو لمبی مدت تک معلومات کرنے کے نام پر حراست میں نہیں رکھا جا سکتا۔ ایسا کرنا ایذا رسانی یا غیر قانونی تحویل سمجھا جائے گا۔

باب 3

عورتوں کی حفاظت

ہندوستان کا قانون عورتوں کو مردوں کے برابری کے حق کی گارنٹی دیتا ہے عورتوں کے خلاف جرم ہمیشہ سے قانون کے نفاذ کرنے والے لوگوں کے لیے ایک اہم مسئلہ رہا ہے۔[3]

کار لائقہ

1۔ تعین کریں کہ ایک عورت کی تلاشی کسی عورت کے ذریعہ اس کی عزت وناموس کا لحاظ رکھتے ہوئے لی جائے۔

(سیکشن [2] 51 سی آر پی سی)

2۔ تعین کریں کہ مشتبہ عورت کو تھانے کی مردانہ حوالات سے دیگر حوالات میں رکھا جائے۔

3۔ سارے ملک میں کل ملاکر (آئی پی سی اور ایس ایل ایل) کے اندر 1,8,5,312 معاملات 2007 میں رپورٹ کیے گئے۔

(فیصلہ سپریم کورٹ شیلا برسے V مہاراشٹر حکومت)

3۔ جہاں تک ممکن ہو ایک عورت پولیس افسر کو ایک عورت کی گرفتاری میں شریک رکھا جائے۔

(سیکشن (2) 51 سی آر پی سی)

4۔ کوئی بھی گھریلو تشدد اگر علم میں آئے تو فوری طور سے اس کی اطلاع ایس ایچ او کو دی جائے۔

5۔ مستورات جو زیادہ چھیڑ چھاڑ کی شکار ہوتی ہیں ان کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کیا جائے اور اس کی پرائیویسی (Privacy) کا مکمل لحاظ رکھا جائے۔

6۔ گھریلو تشدد کے معاملات میں مظلوم عورت کو یہ بتایا جائے کہ وہ کس طرح اپنا حق حفاظتی قانون کے ذریعہ حاصل کرسکتی ہے۔[4]

کار ممنوعہ

1۔ کسی عورت کو کسی کیس میں ملوث ہونے پر تھانے میں مت

4۔ سیکشن 5 گھریلو تشدد میں عورتوں کا حفاظتی قانون 2005

بلا یئے۔ کسی بھی عورت سے سوال و جواب صرف اس کے گھر پر کئے جا سکتے ہیں۔

(سیکشن 160(1)سی آر پی سی)

2۔ جب تک کہ کوئی اہم معاملات ہی نہ ہوں سورج غروب ہونے کے بعد سے سورج نکلنے تک کسی عورت کو گرفتار نہیں کیا جا سکتا۔

(سیکشن 46(4) سی آر پی سی)

باب 4

پولیس اور بچے

دستور ہند حصہ III (لازمی حقوق) اور حصہ IV (حکومت کی پالیسی کے اہم نکات) کمسنوں کے لیے بچوں کی فلاح ان کی ترقی اور ان کی حفاظت کے نکات موجود ہیں۔ کمسنوں کو انصاف (بچوں کی دیکھ بھال اور حفاظت) کا قانون 2000 اٹھارہ سال تک کی عمر کے بچوں کے لیے مادی قانونی ڈھانچہ طے کرتا ہے۔

کار لانقہ

1۔ بچوں کے ساتھ نرمی کا رویہ اپنائیں اور ان سے اسی وقت سوال جواب کریں جب وہ مہذب طریقے کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔

2۔ اگر کسی بچے سے سوال جواب کرنا ہے تو وہ صرف اس جگہ کئے جائیں جہاں عام طور سے وہ رہتا ہے۔ (سیکشن 160 سی۔آر۔پی۔سی)

3۔ تعین کریں کہ اگر کوئی نابالغ قانون شکنی کے معاملے میں پولیس تحویل میں آئے تو اس کو مخصوص کم سن پولیس یونٹ یا متعین

پولیس افسر کی تحویل میں رکھا جائے۔
(سیکشن J.J.10 کیئر اینڈ پروٹکشن ایکٹ 2000)
4۔ گرفتاری کی شکل میں کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے بچے کی عمر کا تعین کریں۔
5۔ گرفتاری کی شکل میں تعین کریں کہ بچے کو بغیر دیر کیے ہوئے کمسنوں کی عدالت میں حاضر کریں اور یہ حاضری کسی بھی شکل میں 24 گھنٹے کو تجاوز نہ کرے۔ (سیکشن 57 سی۔آر۔پی۔سی)
6۔ بچوں کو فیکٹریوں، کانوں، یا دیگر خطرناک جگہوں پر ملازم رکھنا قانونی طور سے منع ہے۔
(آرٹیکل 24 دستور ہند) اگر کوئی ایسی اطلاع ہے تو اسے متعلقہ حکام کو بتائیں
(سیکشن 3 بچوں کا ممنوع ملازمت ایکٹ 1986)
7۔ اگر کوئی بچہ بندھوا مزدوری میں ملوث ہے تو اس کو چھڑانے کے قدم اٹھائے جائیں۔
(بندھوا مزدوری سسٹم (خاتمہ قانون 1976)

8۔ بچپن کی شادیاں 1955 کے ہندوشادی قانون کے منافی ہیں اس لیےان کوروکنے کے طریقے استعمال کیے جائیں۔

کار ممنوعہ

1۔ کسی نسواں بچے کوسوال وجواب کے لیے تھانےمیں نہیں بلایا جاسکتا۔ (سیکشن 160 سی۔آر۔پی۔سی)

2۔ پندرہ سال سے کم عمر بچے کوسوال وجواب کے لیے تھانے میں نہیں بلایا جاسکتا۔

(سیکشن 160 سی آر پی سی)

3۔ نابالغ کو پولیس حوالات میں نہیں رکھا جاسکتا۔

(سیکشن 18 جونائل جسٹس ایکٹ 1986)

4۔ سات سال سے کم عمر کے بچے کوگرفتارنہیں کیا جاسکتا۔[5]

5۔ نابالغ بچے کی گرفتاری کوذرائع ابلاغ کونہیں بتایا جاسکتا۔

6۔ کسی نابالغ کو بالغ کے ساتھ مجرم قرارنہیں دیا جاسکتا یہاں تک کہ اسی جرم کے لیے بھی جو بالغ نے کیا ہے۔

---

5 سات سال سے کم عمر کا بچہ کا جرم جرم نہیں سمجھا جائے گا (سیکشن 82 آئی پی سی)

باب 5

شیڈول کاسٹ /شیڈول ٹرائب کے حقوق کی حفاظت

2010 کی مردم شماری کے حساب سے شیڈول کاسٹ/ شیڈول ٹرائب ملک کی آبادی کی %24 حصہ ہیں اس میں %16 شیڈول کاسٹ اور %8 شیڈول ٹرائب ہیں۔

شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب (مظالم کو روکنا) ایکٹ 1989 ایک مخصوص قانون ہے، جس کو شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب پر ہونے والے جرائم کو روکنے کے لیے بنایا گیا ہے۔

کار لائقہ

1۔ قانون کے سامنے شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب جماعت کے لوگوں کو یکساں سمجھو

(آرٹیکل 14 ہندوستانی دستور)

2۔ شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب کے خلاف ہونے والے کسی

بھی جرم کی اطلاع متعلقہ تھانہ انچارج کو دیں۔

(پریونشن آف ایٹروسٹیز ایکٹ 1989)

3۔ شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب کے لوگ جو آپ کے علاقے میں رہتے ہیں ان کو ان کے حقوق اور ان کے لیے اٹھائے گئے حفاظتی اقدام کے بارے میں روشناش کرائیں

(پریونشن آف ایٹروسٹیز ایکٹ 1989)

کار ممنوعہ

1۔ ذات پات کی بنا پر کسی شہری میں امتیاز نہ کریں۔

(آرٹکل 21 ہندستانی دستور)

2۔ حراست میں لیے گئے کسی شخص سے اور مخصوص طور سے شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائب سے ذلالت کا سلوک نہ کریں۔

3۔ کسی بھی شخص کو چھوا چھوت کو بروئے کار لانے یا اس کو ترقی دینے کی اجازت نہ دیں۔

(آرٹکل 17 ہندستانی دستور)

باب6

بزرگوں کے حقوق کی حفاظت

عمر کا بڑھنا ایک قدرتی امر ہے جو ہر انسان کی زندگی میں ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی خاص طور سے انسان کے جسمانی اعضاء کی کارکردگی کی کمی کی وجہ سے بزرگوں کی زندگی میں بہت سے امتحانات لے کر آتی ہے۔اس لیے سبھی شہریوں اور خاص طور سے پولیس والوں کو بزرگوں کے حقوق کی حفاظت کی اخلاقی ذمہ داری نبھانی چاہئے۔[6] عمر60سال سے زیادہ

کارلائقہ

1۔ بچوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر ان کے والدین اپنے وجود کو قائم رکھنے خرچ وغیرہ چلانے کے اہل نہ ہوں تو اس کی اس بابت مکمل مدد کریں۔(سیکشن 125 سی آر پی سی)

---

[6] قومی پالیسی کے حساب سے 60سال سے اوپر والے لوگوں کو بزرگوں کی فہرست میں لیا جاتا ہے۔

2۔ ان کی غیر محفوظیت Vulnerability کو دماغ میں رکھتے ہوئے اپنے علاقہ کے بزرگوں سے مستقل طور سے ملاقات کرتے رہیں۔

3۔ اگر ناگزیر حالات میں بزرگ مرد یا عورت کو گرفتار کرنا ضروری ہو تو ان کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو ہمدردی کا سلوک کریں اور جلد از جلد ان کا طبی معائنہ کرائیں۔

4۔ جب کبھی کوئی بزرگ تھانے میں آتا ہے تو اس کے ساتھ عزت سے پیش آئیں اور اس کی پرابلم کو سلجھانے کی اولیت دیں۔

کار ممنوعہ

1۔ کسی بھی بزرگ کو جب تک بہت ضروری نہ ہو گرفتار نہ کریں اور نہ حراست میں لیں۔

2۔ قانونی نفاذ کے حالات میں گرفتار کیے گئے بزرگوں کے ساتھ سخت یا روا سلوک نہ کریں۔

باب 7

اقلیت کے حقوق کی حفاظت

ہندوستانی دستور کی دفعہ 15,14 اور 16 کے مطابق مذہب کی بنا پر امتیاز ممنوع ہے اور دفعہ 29 اور 30 اقلیت کے تہذیبی اور تعلیمی حقوق کے بارے میں وضاحت کرتی ہے۔7

کار لائقہ

1۔ اقلیت کے معاملات بہت احتیاط اور برحس/نازک طریقے سے نبٹائے جائیں۔

2۔ عبادت گاہوں پر لگاتار جاتے رہیں اور ان لوگوں پر جو سماج میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرتے ہیں ان پر نظر رکھیں۔

3۔ تہواروں کے موقعوں پر خاص طور سے چوکسی برتیں اور حساس جگہوں پر احتیاطی اقدام اٹھائیں۔

---

(7) یہ چیپٹر صرف مذہبی اقلیتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے

4۔ اقلیتوں کے گھروں، عبادت گاہوں اور تعلیمی اداروں میں جاتے وقت ان کے جذبات اور مذہبی پریکٹس کو خاطر خواہ عزت بخشیں۔

5۔ اقلیتوں کے با اثر لوگوں سے رابطہ رکھیں کیونکہ تصادم کے حالات میں ان کی امداد آسانی سے مل جائے گی۔

6۔ لوگوں کی شخصی اور مذہبی آزادی کا تعین کریں۔

(آرٹیکل (1)25 دستور ہند)

7۔ سبھی قوموں کے مخصوص مذہبی لوگوں کے ساتھ نرم روی سے پیش آئیں۔

کار ممنوعہ

1۔ کسی مذہبی اقلیت کے معاملات کو نپٹاتے وقت کسی تعصب (Bias) کا مظاہرہ نہ کریں۔

2۔ مذہبی بنیاد پر مختلف شہریوں کے بیچ تفریق نہ کریں۔

آرٹیکل (2)(1)15 ہندوستانی دستور

3۔ اقلیتوں کے بارے میں کوئی اطلاع یا شکایت ملنے پر کارروائی کرنے میں دیر نہیں کی جانی چاہئے۔

باب 8

زبردستی یا بندھوا مزدوری اورپولیس

ہندوستانی دستور کی دفعہ 23 بھیک مانگنے یا جبراً مزدوری کو ممنوع قرار دیتی ہے۔ بندھوا مزدور سسٹم (ممنوع) آرٹیکل 1976 کے مطابق بندھوا مزدوری کی نشاندہی کرنا ان کو آزاد کرانا اوران کی آبادکاری کرنا ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

کارلائقہ

1۔ اپنے علاقہ میں بندھوا مزدوروں کے بارے میں معلومات رکھیں اورکسی بندھوا مزدوری کے معاملے کاعلم ہونے پرضلع حکام کومطلع کریں۔

2۔ ضلع حکام کوچھڑائے گئے مزدوروں کے انخلاء میں مدد کریں۔

3۔ اگرمزدورسماج کے کمزورطبقہ سے تعلق رکھتے ہیں یا بچے عورتیں، اقلیت،شیڈول کاسٹ/شیڈول ٹرائب ہیں تومتعلقہ قوانین کے اندرموزوں قدم اٹھائیں۔

کار ممنوعہ

1۔ زیرِقانون بندھوا مزدور سسٹم (ممنوع) ایگزیکوٹو مجسٹریٹ کی تفتیش کے بغیر کسی بھی بندھوا مزدور کو رہائی نہ دلائی جائے۔

2۔ روپیہ پیسہ کے معاملات طے کرنے میں اپنے آپ کو ملوظ نہ کریں۔

3۔ بندھوا مزدوروں کے وجود کے بارے میں دورانِ تحقیق اپنی طرف سے کوئی فیصلہ کن الفاظ نہ کہیں۔

4۔ محکوم مزدوروں سے غصہ یا تشدد سے پیش نہ آئیں۔

باب 9

مقابلہ کرنا/ مڈبھیڑ

پولیس کی کارگزاری میں مڈبھیڑ ان حالات کو کہتے ہیں جب پولیس والے اسلحہ سے لیس مجرم یا ملزموں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔ان حالات میں پولیس کے ذریعہ طاقت کا استعمال اصل میں پولیس والوں کی ذاتی حفاظت کے لیے کیا جاتا ہے۔

کار لائقہ

1۔ جب اسلحہ سے لیس ملزم یا مجرم سے مقابلہ ہوتو پہلے انھیں ہتھیار ڈالنے کے لیے کہا جائے۔

2۔ ذاتی حفاظت کے لیے طاقت کا استعمال کریں یا اس وقت طاقت کا استعمال کریں جب ملزموں یا مجرموں کی طرف سے آپ کو یا اورلوگوں کو مرنے یا خطرناک قسم کے نقصان پہنچے کا خطرہ ہو۔
(سیکشن 97 آئی پی سی)

3۔ ذاتی حفاظتی قدم اس وقت اٹھایا جائے جب ملزم یا مجرم وہ قدم

اٹھائیں جس سے آپ کے جسم کو خطرہ ہو اور یہ حفاظتی قدم اس وقت تک لاگو رہتا ہے جب تک آپ کے جسم کو وہ خطرہ لاحق ہے۔

(سیکشن 102 سی آر پی سی)

4۔ اس حد تک طاقت کا استعمال جس سے ملزم یا مجرم کی موت واقع ہو ذاتی حفاظت میں اسی وقت سمجھا جائے گا جب ملزمان یا مجرمان کی طرف سے بھی آپ کو یا اوروں کو موت یا زبردستی نقصان کا اندیشہ لاحق ہو۔ سیکشن 100 آئی پی سی)

کار ممنوعہ

1۔ ملزموں یا قانون شکنوں پر اس لیے فائرنگ نہ کریں کہ وہ مصلحہ ہیں۔

2۔ بہت زیادہ طاقت کا استعمال نہ کریں بلکہ ملزمان یا قانون شکن کی طاقت کے تناسب سے ہی طاقت کا استعمال کریں۔

3۔ بہت زیادہ طاقت کا استعمال ملزمان یا قانون شکنوں کو بہت زیادہ نقصان پہنچانے کی نیت سے نہ کریں بلکہ جتنا اپنی حفاظت کے لیے ضروری ہے اتنا ہی طاقت کا استعمال کریں۔

(سیکشن 99 آئی پی سی)

باب 10

دہشت گردی اور پولیس

دہشت گردی لاقانونیت کی انتہا ہے جس میں مشتعل حالات میں پولیس سے متوازی عمل متوقع ہے۔ دہشت گردی سے نپٹنے میں پولیس آپریشن دہشت گردی واقعات کی تفصیل محاصرہ اور تلاشی شامل ہیں جو دہشت گردوں کو گرفتار کرنے میں معاون ہوں نیز روڈ آپریٹنگ پارٹی، تلاشیاں، عوام کی کود پھاند اور ناکہ بندی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

کار لائقہ

1۔ علاقہ کے مقامی باشندوں سے بہتر تعلقات رکھے جانے چاہئیں۔ اس سے دہشت گردوں کی بابت اطلاعات ملنے میں مدد ملے گی مقامی باشندوں سے بہتر تعلقات ہونے سے پرتشدد لاقانونیت کو ختم کرنے میں جو اکثر پولیس کی کارروائی سے دہشت گرد متعصرہ علاقے میں پیدا ہوتا ہے، مدد ملتی ہے۔

2۔ مشتبہ گھروں کی تلاشی لیتے وقت مقامی باشندوں کو ساتھ رکھنا چاہئے اوران کی حفاظت کی بھی ذمہ داری لینی چاہئے۔

3۔ عام جگہوں پر جسمانی تلاشی لیتے وقت عوام کے ساتھ مہذب طریقے سے برتاؤ کرنا چاہئے ،عورتوں کی تلاش صرف زنانہ پولیس کے ذریعہ اورنہایت مہذب طریقے سے ہونی چاہئے۔

4۔تلاشی مہم کے دوران یا چیک پائنٹ ڈیوٹی کے وقت عورتوں کے ساتھ نہایت عزت واحترام کا سلوک کریں۔بچوں اورضعیفوں کے ساتھ بھی ہمدردانہ سلوک کیا جائے۔

5۔ گرفتار شدہ دہشت گردوں کے ساتھ وہ طریقے استعمال کیے جائیں جو عام مجرم اور قانون شکن لوگوں کے ساتھ کیے جائیں۔

6۔ مصلحہ دہشت گردوں سے نپٹتے وقت انھیں پہلے سرینڈر ہونے کے لیے کہیں طاقت کا استعمال صرف اس وقت کیا جائے جب قابل قبول طور پر اپنی موت یا دوسروں کے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔

7۔ کوشش کرنی چاہئے کہ پولیس آپریشن کے دوران عوام کا پہلو بہ پہلو کم سے کم نقصان ہو۔

کار ممنوعہ

1۔ انکاؤنٹر یا تلاشی کے دوران عوام کو ڈھال کی حیثیت سے استعمال نہ کیا جائے۔

2۔ گرفتار شدہ سے معلومات فراہم کرنے کے لیے جسمانی یا دماغی تشدد کا استعمال نہیں ہونا چاہیے۔

3۔ دہشت گرد یا ایسے ہی مشتبہ لوگوں کو غیر قانونی حراست میں نہیں رکھا جانا چاہیے۔

4۔ آر۔او۔پی ڈیوٹی یا تلاشی وغیرہ کے دوران مقامی باشندوں سے کھانا یا دوسری سہولتیں طلب نہیں کرنی چاہیے۔

5۔ تشدد کے واقعہ کے بعد بے جا عمل یا فعل سے پرہیز کرنا چاہیے اور ایسا واقعہ ہونے پر نزدیکی عوام کو غیر ضروری طور سے پریشان نہیں کیا جانا چاہیے۔

(مترجم: شجاع الدین رضوی
مشیر برائے نیشنل ہیومن رائٹ کمیشن

نیشنل ہیومن رائٹ کمیشن

فرید کوٹ ہاؤس، کوپرنیکس مارگ، نئی دہلی ۔۱۱۰۰۰۱ (انڈیا)

فون: 011-23385368 فیکس: 011-23384863

E-mail :covdnhrc@nic.in Website : www.nhrc.nic.in

सर्वे भवन्तु सुखिनः